جماعت احمدیہ کا سلسلۂ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۲ | مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۲۷ع | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

مدینۃ المسیح

جناب حافظ روشن علی صاحب دو ماہ کے لئے لاہور میں قیام فرما کر اپنے واعظ سے لوگوں کو مستفیض کریں گے۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع جھنگ میں۔ شیخ محمود احمد صاحب ضلع ملتان میں۔ مولوی قمر الدین صاحب ضلع گوردا سپور میں مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو بیدار کریں۔ اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اتحاد کی ضرورت ذہن نشین کریں۔ ہر مقام کے احمدی احباب کو ان کے کام میں ہر طرح مدد دینی چاہیئے۔ سنجیدہ اور سمجھدار احباب سے ان کی ملاقات کرانی اور ان کے ذریعہ لیکچروں کا انتظام کرانا چاہیئے۔

میرٹھ کے قریب ایک گاؤں میں کئی ہزار چماروں کی ایک مجلس ہو رہی ہے۔ جس میں وہ یہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کونسا مذہب انہیں قبول کرنا چاہیئے۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے مولوی اللہ دتا صاحب کو بھیجا گیا ہے۔

۲۰ مئی عصر کے وقت ڈاکٹر محمد شاہنواز صاحب اسسٹنٹ سرجن کا لیکچر تپ دق اور سل پر ہؤا۔ ڈاکٹر صاحب نے ان موذی بیماریوں سے بچنے کے متعلق ضروری ہدایات دیں

دیانند مت کھنڈن سبھا کے ماتحت روزانہ رات کو لیکچر ہو رہے ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔

افسوس ہے۔ کہ میاں عبد المجید صاحب پان فروش کا لڑکا جس کی عمر ۹-۱۰ سال کے قریب تھی۔ ۲۱ مئی ڈھاب میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے تنفس جاری کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

گرمی کے اس موسم میں جبکہ ڈھاب کا بہت بڑا حصہ خشک ہو چکا ہے۔ پھر بھی بعض جگہ گہرا پانی ہے جس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ برسات کے موسم میں ڈھاب کس قدر خطرہ کا موجب بن جاتی ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں کئی ایک جانیں اس کے ذریعہ ضائع ہو چکی ہیں۔ حکام کو اس کے متعلق خاص توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ اور اگر اسکا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ تو کل جماعت کو اس کا کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔

ایک نہایت ضروری التماس

ان دنوں اخبار "الفضل" کی طرف سے اور خاصکر حضرت امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مسلمانوں کی بہتری اور رہنمائی کے متعلق متواتر مضمون نکل رہے ہیں جن کا ہر ایک مسلمان کو علم ہونا اشد ضروری ہے۔ چونکہ ہمارے سلسلہ کے اخبارات کی خریداری مسلمانوں میں نہیں ہے۔ اس واسطے میں تمام انجمنوں کے عہدہ داروں سے خصوصاً اور دوسرے دوستوں کو عموماً عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ مہربانی کر کے اپنے ہاں ایسا انتظام کریں جس سے اخبار الفضل مسلمانوں میں بکثرت پڑھا جاسکے۔ تاکہ قیمتی اور دردمندانہ اور مخلصانہ نصائح ان تک پہنچ جائیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم انکے ساتھ دلی ہمدردی کریں۔ کیونکہ وہ ایسے مصائب اور آلام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اس امر میں فیصلہ ہی نہیں کر سکتے۔ کہ اپنے بچنے کے لئے کیا تجویز کریں۔ اس وقت صرف ایک ہی آواز ہے۔ جو صحیح رہنمائی کا کام دے سکتی ہے۔ اور وہ ہمارے پیارے امام کی آواز ہے۔ اس کو ان تک پہنچاؤ۔ تا وہ مخلصی پائیں۔ والسلام۔

(راقم محمد سعید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرگودھا)

اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنیکا اقرار

مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کی تجدید بیعت

۱۴ مئی کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اور جس میں حضور نے ساری جماعت کو یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ وہ بھی ان لوگوں کے نقش پر چلے۔ جو گزشتہ مجلس مشاورت میں شامل ہونے والے نمائندوں نے قائم کیا ہے۔ یعنے اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اس خطبہ کو پڑھکر حضرت مولنا عبد الماجد صاحب پروفیسر بھاگلپور نے جو خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اما بعد اخبار الفضل مجریہ ۶ مئی ۱۹۲۷ء میں حضور کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس نے دل پر ایک گہرا اثر کیا۔ اور بے اختیار جوش پیدا ہوا۔ کہ میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس سنت پر عمل کروں۔ کیونکہ جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ خاص خاص امر میں تجدید بیعت یعنے تازہ وعدہ ضرور بالضرور تازہ احساس پیدا کرتا ہے۔ بالکل راست و درست ہے۔

میں کہ آقا بذریعہ ہمارے نمائندہ کے جو فرائض ہم پر عائد ہیں۔ ان کا اعتراف کرتے ہوئے خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اور اس کو گواہ قرار دیتے ہوئے اور اس سے مدد چاہتے ہوئے آپ کے دست مبارک پر پھر اس امر خاص کے متعلق تجدید بیعت کرتا ہوں۔ یعنے تازہ وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اسلام کی ترقی کی راہوں میں جو روکیں ہیں ان کے دور کرنے کے لئے جس قسم کی قربانی کی بھی ضرورت پڑے گی اس سے دریغ نہیں کرونگا۔ حضور اس بیعت کو قبول فرمائیں۔ اور دعائے استقامت فرمائیں۔ والسلام

(حضور کا ادنےٰ خادم عبد الماجد)

مالی سال کا اختتام

مالی سال کی آخری تاریخ ۳۱ مئی بند کرنے کی اطلاع بیت المال ۱۴ مئی بھیج رہا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ جماعتیں ۳۱ مئی کی شام تک چندہ عام۔ چندہ خاص۔ زکوٰۃ۔ فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کے گزشتہ بقائے بھیجدیں۔ مزید احتیاط کے لئے تاریخ کے بند کرنے کا یہ اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے۔ چاہیئے کہ جماعتیں اپنے حسابات منی آرڈر کرتے ہوئے تفصیل بھی کوپن پر ہی لکھدیں۔

(عبد المغنی ناظر بیت المال)

فسادات لاہور کے مظلومین کی امداد

جماعت احمدیہ کی طرف سے

یہ نیازمند ۱۵ مئی صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک کوتوالی حاضر رہا۔ اور جو مسلمان کوتوالی میں اپنے گرفتار شدہ اعزہ اور دیگر مسلمان مظلومین کے متعلق بھی اطلاع لینے آئے۔ حکام سے مل کر اطلاع حاصل کی گئی۔ اور انہیں پہنچائی گئی۔ مسٹر انگوی ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع اور ایڈیشنل مجسٹریٹ صاحب مسٹر نند لال منجند اور پولس کے تمام حکام اور عملہ کوتوالی ہر جائز اطلاع دینے کے لئے ہر وقت تیار پائے گئے۔ اور بہت خوش خلقی سے کام چھوڑ کر جو بات پوچھی جاتی تھی۔ بتاتے تھے۔

حکام نے ہمیں یقین دلایا ہے۔ کہ ہر بے گناہ کو بچانے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرینگے۔ یہی امر ہم نے تمام مصیبت زدہ مسلمانوں کو جو مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ اور اطلاعیں درج کرائیں۔ پہنچا دیا۔ اور جو کوتوالی میں آئے انہیں یقین دلایا۔ تفتیش کے کاغذات کے دیکھنے میں اور پھر اس پر فیصلہ کرنے میں قدرتی طور سے کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ پس جو لوگ حراست پولیس میں ہیں۔ انہیں یا ان کے اعزا کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ صبر و تحمل سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں جن مسلمان مظلومین کی طرف سے اطلاعات ۱۴ مئی ۵ بجے شام سے ۱۵ مئی دن کے ۱۲ بجے تک پہنچی ہیں۔ وہ ۱۳۵ ہیں۔ بعض کو فوراً امداد بہم پہنچائی گئی مثلاً محلہ خرادیاں میں پہنچ کر ہر قسم کی تسلی دی گئی۔ اور تھانہ اکبری دروازہ کے سب انسپکٹر صاحب جو مسلمان ہیں۔ اور انسپکٹر صاحب جو سکھ ہیں۔ اور جو نہایت شریفانہ طریقہ سے ملے۔ ان سے مل کر معلوم ہوا۔ کہ جو مسلمان طلب کئے گئے تھے۔ ان کو رخصت کر دیا گیا محلہ مذکور میں پہنچ کر لوگوں کو تسلی مزید دی گئی۔ ایک صاحب کی ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ جنازہ اٹھا کر ۲۵ آدمیوں کے ساتھ مرگھٹ تک لے جانے کی اجازت مجسٹریٹ صاحب سے فوراً دلوا دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سے مل کر عرض کیا گیا۔ کہ آپ نے جو ہمیں حفاظت بے گناہاں کا یقین دلایا ہے۔ ہم عام مسلمانوں پر ظاہر کر کے انہیں تسلی دے رہے ہیں۔ اور آپ کی دشواریاں بھی انہیں بتاتے ہیں۔ اُن کی شکایات ہم نے نوٹ کی ہیں۔ وہ آپ سن کر توجہ فرمائیں چنانچہ صاحب موصوف نے خوشی سے توجہ فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ آج مسلمان رؤسا اور وکلاء و بیرسٹر صاحبان کے کوتوالی پہنچنے سے عموماً لوگوں کو تسکین رہی۔ میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹر۔ سید محسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ۔ محمد امین صاحب وکیل۔ مولوی اختر علی خان صاحب کوتوالی آئے۔ اور ہمارا اپنا کام کر کے چلے گئے۔ تفتیش مختلف تھانوں میں ہو رہی ہے۔ ضرورت اس کی ہے۔ کہ ہر تھانہ میں کچھ ذی اثر اصحاب ہیں۔ جو قانون سے بھی واقف ہوں۔ اور حقوق مسلمین کی حفاظت کریں۔

(نیازمند ذوالفقار علی خان سکرٹری امام جماعت احمدیہ قادیان)

مسلم ریلیف فنڈ کمیٹی میں ہم نے وہ شکایات پیش کیں جو ہمارے انفارمیشن بیورو میں درج ہوئیں کمیٹی تفصیلی حالات اہل معاملہ سے حاصل کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ یہ کام بھی ہم نے اپنے ذمہ لیا اور آج مختلف حصص شہر لاہور میں پھر کر اہل معاملہ کو مطلع کیا۔ کہ برکت علی ہال میں پہنچکر کارکنان متعینہ کو تفصیلی حالات بہم پہنچائیں۔ تا کہ شام کے اجلاس کمیٹی میں حالات کا علم ہو کر مناسب کارروائی کا موقعہ ملے۔ کارکنان متعینہ کو بھی ساڑھے بارہ بجے واپسی پر اطلاع دی گئی۔ کہ لوگ آئیں۔ تو تفصیلی حالات درج فرمالیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض واقعات کے گواہ لاہور سے باہر چلے گئے ہیں۔ ان کے متعلق انتظام مناسب کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایک محلہ کی تفتیش کے حالات دیکھنے کے لئے ایک تجربہ کار شخص کو مامور کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے ۱۶ مئی کو میو ہسپتال میں زخمیوں کو دیکھا۔ ان کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ ہسپتال میں صرف پانچ مسلمان زخمی باقی ہیں۔ جن کے حالات یہ ہیں۔ نمبر ۳ کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے ایک نوٹ علیحدہ دیا ہے۔

(۱) معین الدین۔ کندھے اور بازوؤں کے زخم اچھے ہو گئے ہیں پیٹ کے زخموں کی حالت بھی بہتر ہے۔ مگر اندمال کامل کے لئے ابھی کچھ وقت اور چاہیئے۔

(۲) محمد عبد اللہ ولد قادر بخش۔ ۱۰ زخم اس وقت موجود ہیں بازو کے علاوہ اور جہاں جہاں زخم ہیں۔ تقریباً اچھے ہو چکے ہیں۔ عام حالت اچھی ہے۔

(۳) نور محمد ولد محمد قاسم عمر ۵۰ سال۔ بازو کی ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ چکی ہے۔ سر کا زخم بھی تقریباً بھر چکا ہے۔ رو بصحت ہے۔

(۴) سید محمد فتح نجیب شاہ صاحب۔ ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب جڑ گئی ہے۔ چار زخم چہرے اور سر پر ہیں تقریباً مندمل ہو چکے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب ہونگے۔

(۵) سراج الدین کوچبان۔ گردن اور چہرہ پر زخم ہیں۔ مگر تقریباً اچھے ہیں۔

نوٹ:۔ نہایت غریب ہے۔ لوکو شاپ این ڈبلیو آر میں ملازم تھا۔ گجرات کا رہنے والا ہے۔ مالی حالت قابل امداد ہے اور اس رپورٹ کے پہنچنے پر اس کے بال بچوں کو دوسرا انتظام ہونے تک ضروری مدد پہنچائی گئی۔

خاکساران

ذوالفقار علی خان چیف سکرٹری امام جماعت احمدیہ قادیان۔
ڈاکٹر مفتی محمد صادق فارن سکرٹری۔ چودہری فضل الدین پلیڈر۔ (۱۷ مئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۲۴ مئی ۱۹۲۷ء

ہنگامۂ لاہور کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں کا افسوسناک رویّہ

قاتلوں اور مجرموں کی بیجا حمایت کی کوششیں

(۲)

اب ۳ مئی کی رات کے واقعہ ہائلہ کے متعلق سکھوں اور ہندوؤں نے جو بیانات شائع کئے ہیں۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہونے کے علاوہ اس بات کا بھی ثبوت ہیں۔ کہ ان لوگوں کے دلوں سے انصاف بالکل نکل چکا ہے۔ اور انہیں مجرموں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اتنا بھی خیال نہیں آسکتا۔ کہ جو بات بنا رہے ہیں۔ وہ کسی سمجھدار انسان کے لئے کہاں تک قابل اعتبار قرار پا سکتی ہے۔

سکھ اخبار "شیر پنجاب" اس واقعہ کو کئی ایک شکلوں میں پیش کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"ایک سکھ کرجو جو منڈی سے آرہا تھا۔ ایک شرابی مسلمان گوجر نے نشہ میں چھیڑا۔ اور متذکرہ بالا مقدمہ کے واقعات کا طعنہ بھی دیا۔ جس سے ان دونوں اشخاص میں کچھ تکرار ہوگئی۔ جب نوبت ہاتھا پائی پر آئی۔ تو بہت سے مسلمان اپنے ہم مذہب گوجر کی حمایت کے لئے جمع ہو گئے۔ اور سکھ کو انہوں نے بری طرح پیٹا۔ اس سکھ کو بے رحمی سے پٹتے دیکھ کر ایک دوسرے سکھ نے جو اتفاق سے موقعہ پر پہنچ گیا تھا۔ پہلے تو اسے چھوڑانے کی کوشش کی۔ مگر بعد میں اپنے آپ کو بے بس پا کر بھاگ کر باؤلی صاحب کے دیوان میں اطلاع دی۔ اب اس سے آگے دو مختلف بیانات اس واقعہ کے متعلق پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ سکھ نے اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھ کر کرپان سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ اور چند کو زخمی کر کے بھاگ گیا دوسرا بیان یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ سکھ مسلمانوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اپنے مکانوں کی چھتوں سے اینٹیں برسائیں۔ جن سے مذکورہ بالا سکھ کے ساتھ کچھ مسلمانوں کو بھی ہلاک چوٹیں آئیں۔ اور انہی چوٹوں کی وجہ سے تین مسلمان مقتول اور دو تین شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ نیز بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھ بھی وہیں مارا گیا۔ جس کی لاش اب تک عدم پتہ ہے۔ تیسرا بیان جو مشتہر کیا گیا ہے۔ یہ کہ اس سکھ کی جس سے مسلمان لڑ رہے تھے حمایت کے لئے سکھوں کی ایک خاص تعداد باؤلی صاحب سے اٹھ کر جائے واردات پر پہنچ گئی۔ اور وہاں ایک سخت ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مگر ذمہ دار سکھوں کے بیانات سے یہ آخری بیان غلط اور غیر اغلب معلوم ہوتا ہے"۔

اس کے علاوہ اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں باوجود یہ لکھنے کے کہ "صحیح واقعات ابھی تک پردہ اخفا میں ہیں۔ اور یقینی طور پر بالتفصیل کچھ نہیں لکھا جا سکتا" اپنی رائے حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

"کابلی مل کی حویلی کے پاس ایک سکھ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے پچاس ساٹھ مسلمانوں کے نرغہ سے نکلنے کے لئے کرپان کا استعمال کیا۔ اور وہ بھی اپنی زندگی سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھ کر"

یہی بیان سکھ پبلسٹی کمیٹی نے شائع کیا ہے۔ البتہ اس میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے۔ کہ

"وہ فساد جس میں چار مسلمان ہلاک ہوئے۔ چوہٹہ دستی بھگت کے مسلمانوں اور سکھ میں جو آپس لڑ رہا تھا۔ اور غالباً چند دیگر سکھ راہ گذروں میں جنہوں نے اس سکھ کو پٹتے دیکھا۔ ہوا"۔

ہندو لیڈر اور ہندو اخبارات بھی اس بارے میں سکھوں سے پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ دو قدم آگے ہی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ہندو لیڈروں کے جو بیان شائع ہوئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔ بھائی پرمانند فرماتے ہیں "یہ قتل ایک اتفاقیہ امر ہے"۔ ڈاکٹر گوکل چند کا ارشاد ہے۔ "۳ مئی کی شام کو جو واقعہ ہوا تھا وہ ایک مسلمان گوجر کی ایک سکھ سے پرائیویٹ جھگڑے کا نتیجہ ہے"۔ اس بیان کی تردید میں خود ہندو اخبار ملاپ۔ پرتاپ اور ٹریبیون کے بیانات پیش کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ذیل کے چند امور اس بات کی کافی شہادت ہیں۔ کہ جو کچھ اب کہا جا رہا ہے۔ وہ صداقت سے کوسوں دور ہے۔

(۱) ۳ مئی کی رات کو جو مسلمان مقتول ہوئے۔ ان میں سے ایک کی عمر پچپن اور دوسرے کی ساٹھ سال کے قریب تھی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بیچارے بہ تقاضائے عمر اس قابل ہی نہ تھے۔ کہ کسی لڑائی جھگڑے میں حصہ لیتے۔

(۲) کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک سکھ خواہ وہ کتنا ہی بڑا سورما کیوں نہ ہو ایسی حالت میں جبکہ اسے پچاس ساٹھ آدمیوں نے نرغہ میں لیا ہوا ہو۔ اور اس حد تک اس پر یورش کی ہوئی ہو۔ کہ اسے اپنی جان جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہو۔ اتنے آدمیوں کو قتل اور زخمی کر سکے۔ جتنے ۳ مئی کی رات کو ہوئے۔

(۳) کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک یا چند سکھ ایک بہت بڑے مجمع میں سے تین چار آدمیوں کو قتل کر دیں۔ اور چار یا پانچ کو مہلک طور پر زخمی کر دیں۔ مگر کسی ایک سکھ کے جسم پر خراش تک نہ آئے۔ حالانکہ بقول سکھ اخبار "وہ بہت سے مسلمانوں نے ایک سکھ کو بری طرح پیٹا"۔ کیا اس وقت کا کوئی مجروح سکھ سرکاری آفیسروں کے سامنے پیش کیا گیا۔ یا اب تک پیش کیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(۴) جس ایک سکھ نے کرپان کے ذریعہ کئی مسلمانوں کو قتل اور کئی ایک کو زخمی کیا ہے وہ ہے کہاں۔ اس سورمے کا کیوں پتہ و نشان نہیں بتلایا جاتا۔ اور اسے پبلک کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا۔ تا ایسے بہادر کی شکل تو دیکھی جا سکے۔

(۵) کیا یہ نہایت ہی حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ کہ جس سکھ یا چند سکھوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو قتل اور زخمی کیا۔ انہیں تو پیش نہیں کیا جاتا۔ مگر ان کی داستاں بڑے زور شور سے بیان کی جا رہی ہے کیا بتایا جائیگا کہ یہ حالات سکھوں اور ہندوؤں کو کس نے بتلائے۔ کیا یہ لوگ خود اس وقت موجود تھے۔ اگر نہیں تو کیا قاتل سکھ واقعہ کے مفصل حالات بتانے کے بعد کہیں غائب ہو گئے۔ اگر غائب ہو گئے تو انکے نام و نشان ہی بتلا دیئے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ سکھ اور ہندو جو بیان پیش کر رہے ہیں۔ وہ انہوں نے اپنے پاس سے نہیں بنائے۔ بلکہ انہوں نے اس ہنگامہ میں شریک ہونے والوں سے سنے۔

(۶) جب حادثہ کے صرف ۵ منٹ بعد پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی۔ تو کیا اس نے کسی سکھ کی لاش وہاں دیکھی۔ یا سکھوں اور ہندوؤں نے دکھائی۔ اگر نہیں تو کیوں۔ پھر جنہوں نے یہ بتایا۔ کہ وہاں ایک سکھ کی لاش بھی پڑی تھی۔ انہوں نے مقتول سکھ کا اتہ پتہ کیوں نہیں بتایا۔ اگر بتایا ہو تو پیش کیا جائے۔

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں نے اصل ہنگامہ کے متعلق جو بیانات دیئے ہیں وہ ان کی افسوسناک اور قابل شرم ذہنیت کی اختراع ہیں۔ اور انہوں نے اپنے متعلق مسلمانوں کی توقع کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیا ان حالات میں ممکن ہے کہ مجرموں اور ظالموں کی قومی و مذہبی تعلق کی وجہ سے حمایت کرنے اور بے گناہوں کو قومی یا مذہبی تعصب کی وجہ سے نقصان پہنچانے کی سپرٹ کچلی جا سکے۔ ہرگز نہیں۔

اسوقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مجرموں کے شرمناک فعل پر کسی قسم کا پردہ نہ ڈالا جائے۔ اور کسی رنگ میں ان کی حمایت نہ کی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے ایسے

حضور نظام اور والیان ریاست

حکومت ہند اور حیدر آباد دکن کے تعلقات نے آج کل جو صورت اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے متاثر ہو کر ہندوستانی والیان ریاست نے مہاراجہ صاحب نوانگر سے درخواست کی تھی کہ وہ حیدر آباد تشریف لے جاکر ہز اگزالٹڈ ہائی نس سے گورنمنٹ آف انڈیا کی اس نئی پالیسی پر جو اس نے اختیار کی ہے۔ تبادلہ خیالات کریں۔ چنانچہ مہاراجہ صاحب حیدر آباد تشریف لے گئے اور ضروری حالات معلوم کرنے کے بعد ایک کانفرنس بیکانیر میں اور دوسری پٹیالہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ دو ممبران کا ایک وفد انگلستان روانہ کیا جائے۔ جام صاحب نوانگر نے والیان ریاست اور ان کے نائبین کو اپنی ریاست میں مدعو فرمایا۔ اور ان کی رائیں حاصل کرنے کے بعد انگلستان جانے کی رضامندی ظاہر کی۔ تاکہ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کے روبرو دیسی ریاستوں کی شکایات پیش کر سکیں۔ اور ہندوستانی والیان ریاست کے اس وفد میں شمولیت حاصل کریں۔ جو کہ بہت جلد انگلستان جانیوالا ہے وہ اس کے متعلق اخبارات میں کچھ زیادہ شور و غوغا کرنا نہیں چاہتے اور نہ حکومت ہند کو کسی طرح کی پریشانی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے جو کہ معاہدوں کے ذریعہ سے حاصل ہیں ؛

اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنے کا یہ بہت موزوں اور مناسب طریق ہے ؛

زمینداران پنجاب کے ذمے نوّے کروڑ روپیہ قرضہ

اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور یہ ایسا اندازہ ہے۔ جس میں کمی کا تو خیال بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں زیادتی ممکن ہے۔ کہ صرف پنجاب کے زمینداروں کے ذمہ بنیوں اور مہاجنوں وغیرہ کا نوے کروڑ روپیہ قرضہ ہے۔ جس کا دہ بارہ کروڑ روپیہ سالانہ صرف سود ادا کرتے ہیں۔ جس قوم کی جیبوں سے اس قدر رقم خطیر ہر سال نکلے اس کی تباہی و بربادی۔ اور جس قوم کے خزانوں میں یہ داخل ہو اس کی دولت مندی اور طاقتوری میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

کیا یہ حالات زمینداروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندو سود خوار اسی طرح ان کا خون چوس چوس کر ان کا خاتمہ کر دیں۔ اگر نہیں۔ تو انہیں قرضہ کی بلا سے اپنے آپ کو آزاد کرنے کی سرتوڑ کوشش کرنی چاہئے۔ جس کی سوائے اسکے اور کوئی صورت نہیں ہے۔ کہ آئندہ کے لئے سود خواروں سے قرضہ لینا اپنے لئے قطعاً حرام سمجھ لیں۔ اور سودی لین دین کو تو اسلام نے حرام ہی قرار دیا ہے۔ دوسرے بیاہ شادی۔ موت فوت کی فضول رسموں کو قطعاً چھوڑ دیں۔ فضول خرچیوں اور اسراف سے یک لخت باز آجائیں۔ کھانے اور پہننے میں سادگی اختیار کریں۔ اور اپنی آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ بس انداز کرتے رہیں۔ تاکہ خاص حالات میں قرض لینے کی بجائے اس رقم سے کام چلا سکیں ؛

ہندوؤں کے دم خم

ٹائمز آف انڈیا میں ہندو مسلم فسادات کی ذمہ واری آریہ سماج پر عائد کرتے ہوئے تحریک کی گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بارے میں تحقیقات کر کے فتنہ کے منبع کو بند کرے۔ اس پر لالہ جیت رائے نے سندھ ہندو پراونشل کانفرنس کے اجلاس سکھر منعقدہ ۳ر مئی میں فرمایا:۔

"آریہ سماج کو دبا دینا ایک خونریز جنگ کے اعلان کے مترادف ہوگا۔ اور جس دن گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا۔ اس دن ساری کی ساری ہندو دنیا اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی اور سودا جیسی کی جو جنگ بھارت نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ بھی اس دن فتح ہو جائیگی"

جو قوم سلطنت برطانیہ ایسی طاقتور حکومت کو اس طرح دھمکا سکتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کو جس قدر خطرات ہو سکتے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ ہندو گورنمنٹ کے مقابلہ میں مسلمانوں کو بہت ہی کمزور اور ناتوان سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے پہلا قدم مسلمانوں کے ہی خلاف اٹھایا ہے۔ جسے روز بروز تیز کر رہے ہیں۔ اگر تمام کے تمام مسلمان بیدار ہو جائیں۔ تو ممکن نہیں ہندو ان کا بال بھی بیکا کر سکیں۔ اور ہندوؤں کو وہی سماں نظر آجائے جو مسلمان فاتحین کے مٹھی بھر ہمراہیوں کے مقابلہ میں ان کی ٹڈی دل فوجوں کا ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کو اس مذہبی جنگ کو اسی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ فتح کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔ جس کامرانی کے ساتھ ان کے آباء اجداد نے ہندوؤں کے مقابلہ میں ملکی لڑائیاں فتح کیں ؛

سرحدی ملانے

ہمارے ایک مہربان اخبار "سرحد پشاور" کا ۵ مئی کا پرچہ بھیجکر اس مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو "ملانوں کا ناچ" کے عنوان سے اس میں شائع ہوا ہے۔ مضمون میں یہ مذکور ہے۔ کہ جمعہ کے دن چار پانسو ملانوں کا ایک انبوہ کثیر شاہی باغ میں جمع ہو جاتا ہے۔ جہاں کچھ ملا اشعار پڑھتے ہیں۔ جن کی سُر تان پر کم عمر لڑکے ناچتے ہیں۔ جن کی حرکات اور بازاری رقاصہ کی حرکات میں کچھ تمیز نہیں ہوتی۔ اخلاقی لحاظ سے اس جلسہ رقص و سرود کا جس قدر برا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ان رقاص لڑکوں کے باعث مقاتلہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور کئی ملانے موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔

یہ حالات بیان کرنے کے بعد اخبار مذکور بصد حسرت و افسوس لکھتا ہے :۔

"یہ حالت ہمارے اس دینی طبقہ کی ہے۔ جو کہ ہماری نمازوں کے ٹھیکہ دار اور ہماری مساجد کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور بات بات پر کفر کے فتوے دینے کے لئے تیار بیٹھے رہتے ہیں"

علماء کو چاہئے۔ کہ وقت کی ضرورت کو پہچانیں۔ اور اس قسم کے اشغال کو ترک کر کے مسلمانوں کی بہتری و بہبودی میں اپنے اوقات صرف کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو اپنا اثر و رسوخ بالکل کھو بیٹھیں گے۔ اور عضو معطل ہو کر رہ جائیں گے ؛

سرکاری محکموں میں مسلمان ملازموں کی مشکلات

آج کل سرکاری محکموں میں مسلمانوں کو جس قدر مشکلات درپیش ہیں۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ پہلے ہی مسلمان ملازمین کی تعداد بہت کم ہے۔ اور ان کی جان بھی ہر وقت ہندوؤں کی مٹھی میں رہتی ہے۔ اور جنہیں چین نہیں آتا۔ جب تک مسلمان ملازمین کو نکال نہ لیں۔ حال میں سشن جج صاحب بہادر راولپنڈی کے محکمہ کے جو حالات اخبار "ترجمان سرحد" راولپنڈی نے شائع کئے ہیں۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ تمام عملہ میں صرف ایک معمولی اسامی پر ایک مسلمان ہے۔ اور وہ بھی ہندو عملہ کی آنکھ میں مثل خار چبھتا ہے۔ پہلے ایک مسلمان مسمی کرامت حسن ناظر عدالت تھا۔ جس پر ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ اور جب مقدمہ چلانے میں رازہائے سربستہ کے انکشاف کا خطرہ ہوا۔ اور جاہ کن را چاہ درپیش کی حقیقت واضح ہونے لگی۔ تو بلا ٹالنے کی خاطر اسے گوجرخاں تبدیل کر دیا گیا۔ اس طرح پہلے بھی تین چار تعداد مسلمانوں پر ہاتھ صاف کیا گیا۔ چنانچہ بعض تو معطل ہو کر ہندو گردی کا شکار ہوئے۔ کلرک آف کورٹ کے تین قریبی رشتہ دار پہلے سے متعلق ہیں۔ حالانکہ ہائی کورٹ کا حکم ہے۔ کہ سول ڈیپارٹمنٹ میں دو سے زیادہ رشتہ دار نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک ہندو امیدوار کو جو ضعیف العمر ہے۔ کرامت حسن کی جگہ متعلق کرا دیا گیا اور کرامت حسین کو سب جج صاحب گوجرخاں کی کچہری میں اہلمد لگا دیا گیا۔ یہ صرف ایک مثال ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ ورنہ ہر محکمہ اور ہر جگہ مسلمان ملازموں کو اسی قسم کے خطرات درپیش ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا خاص انتظام کرے۔ جن کی پنجاب میں آبادی تمام دیگر اقوام کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کو سرکاری [illegible]

شدھی بازوں کی اپنی حالت

مسلمان جو اسلام کی بدولت بام ترقی - اوج تہذیب و تمدن بلندی اخلاق اور کمال مذہب پر پہنچے - انہیں ہندو شدھی کے ذریعے کہاں لے جانا چاہتے ہیں - ذرا ملاپ ۲۷ اپریل ۱۹۲۷ء ملاحظہ فرمایئے - ہندو جاتی کے مایہ ناز فرزند لالہ دیوی چند ایم اے ہوشیارپوری اس تباہ حالی اور پست خیالی کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں:-

"میلہ کنبھ میں مجھے جہالت سے امڈے ہوئے سمندر نظر آئے استریوں کی ضعیف الاعتقادی - توہمات پرستی - اندھ وشواش غلط دان پرنالی - حیا کی کمی - جھوٹی بھگتی - جھوٹا ویراگ و تیاگ بے عقلی - لاعلمی نے میرے دل پر خاص اثر کیا - پرش کو استریوں سے مجبور کئے جانے پر دھن تیرتھ خرچ کرتے میں نے دیکھا - سادھوؤں - سنتوں کے پاؤں دھوتے اور ان کے پاؤں کے نیچے کی خاک اٹھا کر اپنے برتن میں ڈالتے ہوئے استریوں کو میں نے دیکھا - ننگے سادھوؤں کو سلفہ کے لئے روپیہ دان کرتی ہوئی ان کے آگے سنتھا ٹیکتے ہوئے اور ان سے بھبوتی لیتے ہوئے استریوں کو میں نے دیکھا - ننگے سادھوؤں کو دگمبری کہکر لوگ پوجتے تھے - یہ بے حیائی اور بے شرمی ہماری جاتی میں پائی جاتی ہے - بیسویں صدی میں بھی ننگے سادھوؤں کو دیکھکر ہمارے بھائی وبہنیں پرسن ہوتے ہیں - مہذب دنیا کے لوگ ہم پر ہنسی مخول کرتے ہیں - ہردوار میں بیشمار سبھائیں ہوئیں - نانا پرکار کے پرستاو پاس ہوئے - مگر افسوس نو ہندو مہاسبھا اور نہ ہی سناتن دہرم مہاسمیلن کے پنڈال میں کسی لیڈر نے ننگے سادھوؤں کے برخلاف آواز اٹھائی"

کیا ہندوؤں کے لئے ضروری نہیں ہے - کہ مسلمانوں کو طرح طرح کے لالچوں - ترغیبوں اور دھوکہ بازوں سے شدھی کے سبق پڑھانے کی بجائے پہلے اپنے گھر کی اصلاح کریں - اور مہذب دنیا کے سامنے اپنے آپ کو منہ دکھانے کے قابل بنائیں۔

مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے ارادے

"آج یہ حالت ہے - کہ بھارت کے شدھی باز سنگھٹنیوں نے فرزندان توحید پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے - زر سے زور سے - زاری سے - حیلہ سے - مکر سے اُن کو انکی بہو بیٹیوں کو اور ان کے بچوں کو مرتد کر رہے ہیں - اور بھرے جلسوں میں ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں - کہ جب تک ہم تم خدا پرستوں کو اپنی طرح گوسالہ پرست نہ بنالیں گے ہم پر خواب و خور حرام ہے"

یہ وہ الفاظ ہیں - جو معاصر "زمیندار" نے اپنے ۲۷ اپریل کے پرچہ میں شائع کئے ہیں - کیا مسلمان ان کو پڑھ کر بیدار نہ ہونگے اور ہندوؤں کے ان خطرناک ارادوں کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی کوئی تدبیر نہ کرینگے ✤

ایک ہندو ڈاکٹر اور اچھوت مریضہ

گاندھی جی نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" کی ایک تازہ اشاعت میں اس واقعہ پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے کہ ایک ہندو ڈاکٹر نے جو اپنے آپ کو اونچی ذات کا سمجھتا تھا ادنیٰ ذات کے ایک سکول ماسٹر کی بیوی کو جو بچہ پیدا ہونے پر شدید تپ میں مبتلا ہوگئی تھی - فیس وصول کئے بغیر دیکھنے سے انکار کر دیا - اور جب فیس گاؤں کے ساہوکار نے ادا کرنے کی ضمانت دے دی تو وہ اس شرط پر مریضہ کو دیکھنے کے لئے گیا - کہ مریضہ کو گھر سے باہر لایا جائے - وہ اچھوتوں کے گھر میں نہیں جائیگا - یہ شرط بھی جو اگرچہ بہت کڑی تھی - کیونکہ صرف دو دن کی زچہ کو سخت بخار کی حالت میں بستر سے اٹھا کر باہر لانا بہت تکلیف دہ امر تھا - منظور کر لی گئی - تو ڈاکٹر نے اپنے ہاتھ سے اس کو تھرمامیٹر لگانا منظور نہ کیا - اور ایک مسلمان کی وساطت سے جس نے ڈاکٹر سے تھرمامیٹر لے کر مریضہ کو لگایا - اور مریضہ سے لے کر ڈاکٹر کو دیا - اسکی حرارت دیکھی - اور نمونیا بتا کر دوائی لکھدی - لیکن مریضہ دوسرے دن مر گئی ✤

اس واقعہ کے خلاف انسانیت ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں - اور خاصکر اس صورت میں جبکہ ایک تعلیم یافتہ اور ایسے شخص سے سرزد ہو - جس کا فرض ہے - کہ ہر انسانی جان بچانے کے لئے امکانی سعی سے دریغ نہ کرے - لیکن اس سے بھی زیادہ "خلاف انسانیت" وہ مذہب ہے - جو بعض انسانوں کو اعلیٰ اور بعض کو ادنےٰ قرار دیتا ہے - اور اسی نے اپنے پیرؤوں میں اس قدر سنگدلی پیدا کر دی ہے ✤

اگر مسلمان ڈاکٹر ایسے مریضوں کا علاج کرنے میں خاص شفقت اور توجہ کریں - جنہیں ہندو ذلیل سمجھ کر اپنے پاس بھی نہیں آنے دیتے - تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ایک بہت بڑے حصہ کے لئے نہ صرف جسمانی صحت کا بلکہ روحانی صحت کا بھی باعث بن سکتے ہیں ✤

کیا "احمق گدھا" کے الفاظ بے معنی ہوگئے

الہ آباد کی ایک نمائش میں ایک ہندوستانی لڑکی کے ہاتھ سے ایک صاحب بہادر نے کوا چھین لیا - جس پر لڑکی رونے لگی - اور صاحب بہادر میم صاحبہ کے سمیت آگے بڑھ گئے - لڑکی کو روتا دیکھکر پنڈت مالویہ صاحب کے ایک صاحبزادے نے صاحب بہادر کو کوا واپس کرنے کے لئے کہا - جس کے جواب میں انہیں "احمق گدھا" کا خطاب ملا - جب انہوں نے ہتک سمجھکر جائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت میں ہتک عزت کا مقدمہ دائر کر دیا لیکن مجسٹریٹ نے بیانات سننے کے بعد مقدمہ خارج کر دیا - اور فیصلہ میں لکھا "احمق گدھا کے الفاظ ایسے کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں - کہ اب یہ بے معنی ہو گئے ہیں"

اگر یہی الفاظ کسی یورپین کے متعلق استعمال کئے جاتے - اور پھر یہ فیصلہ دیا جاتا - تو ایک بات بھی تھی - کسی ہندوستانی کے متعلق خواہ وہ پنڈت مدن موہن مالویہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو یہ کہدینا کوئی بڑی بات نہیں - اور ہمیں تو اندیشہ ہے - کہ اگر ہندوستانیوں کے متعلق یہ الفاظ اسی کثرت سے استعمال ہوتے رہے - جس کا حوالہ جائنٹ مجسٹریٹ صاحب الہ آباد نے اپنے فیصلہ میں دیا ہے - اور مجسٹریٹ صاحبان ان کے استعمال کرنے والوں کی اسی طرح حوصلہ افزائی کرتے رہے تو ہندوستانیوں کا یہ نام ہی نہ قرار پا جائے - اور وہ اسی نام سے پکارے جانے لگیں ✤

آریوں کی اسلام کے خلاف تیاریاں

آریہ اخبار پرکاش (۱۵ رمئی) لکھتا ہے "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت لاہور میں دیانند اپدیشک ودیالہ قائم ہے - اس ودیالہ میں طلبہ کی ایک تعداد ایسی ہے - جو عربی پڑھ رہے ہیں - اور مسلمانوں کی سیوا کیلئے تیار ہو رہے ہیں"

ہمیں آریوں - کے عربی پڑھنے سے تو قطعاً کوئی فکر نہیں - ہم تو انہیں خود پڑھانے کیلئے تیار ہیں - جب سارا عرب اسلام کے خلاف ہونے کے وقت اپنی عربی دانی سے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا - تو آریہ بیچارے کیا کرلینگے - لیکن اس بات کا افسوس ضرور ہے - کہ آریہ تو ہر قسم کی کوشش کر رہے ہیں - اور مسلمان بالکل غافل پڑے ہیں - بے شک مسلمانوں کا سنسکرت پڑھ کر آریوں کی مقدس کتابوں کے رازہائے سربستہ سے آگاہ ہونے کی کوشش کرنا بہت مشکل امر ہے - کیونکہ آریہ اپنے گھر کی حالت سے واقف ہونے کی وجہ سے کبھی گوارا نہیں کرتے کہ کوئی شخص سنسکرت پڑھ کر ویدوں کی تعلیم تک پہنچ سکے - لیکن اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طریق ہیں - جن سے آریہ سماج کو شکست فاش دی جا سکتی ہے - اور خدا کے فضل سے احمدی مبلغ آئے دن انہی ذرائع سے آریوں کو شکستیں دیتے رہتے ہیں - پس مسلمانوں کو چاہیئے - کہ دیگر مذاہب خصوصاً آریہ اور عیسائیوں کے مذہب کے متعلق اچھی طرح تیاری کریں - اور پھر اس سے کام بھی لیں ✤

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھوالناصر

مسلمانانِ ہند سے امام جماعت احمدیہ کا خطاب

آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

(نمبر ۲)

تمہیدی فقرات (مندرجہ الفضل ۱۷ مئی) سے آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ آپ خواہ کسی شعبۂ زندگی میں حصہ لے رہے ہیں۔ آپ اسلام کی خدمت اپنے دائرہ میں خوب اچھی طرح کر سکتے ہیں اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل امور میں سے سب میں یا بعض یا کسی ایک میں حصہ لیکر آپ اسلام کی خدمت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں میں بیکاری حد سے بڑھی ہوئی ہے اور انہیں اس ابتلاء سے نکلنے کا کوئی راستہ معلوم نہیں دیتا ہیں۔

(۱) اگر آپ مسلمانوں کی تمدنی حالت درست کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اور کسی محکمہ میں مسلمانوں کی ملازمت کا انتظام کر سکتے ہیں تو آپ آج سے اقرار کر لیں۔ کہ جہاں تک آپکے اختیار میں ہوگا۔ آپ جائز طور پر مسلمانوں کی بیکاری دور کرنے میں مدد دینگے۔ اور اپنے اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور کو اطلاع دیں۔ جسے اس کام کے لئے میں نے مقرر کیا ہے۔

(۲) چونکہ کئی مسلمان مسلمانوں کی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہیں مناسب آدمیوں کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ کو اگر ایسے مسلمانوں کا علم ہو جو کسی قسم کے روزگار کے متلاشی ہیں۔ تو ان لوگوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ اپنے نام سے صیغہ ترقی اسلام کو جسے موجودہ فتنہ کے دور کرنے کے لئے میں نے قائم کیا ہے۔ اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی ایک اسلامی خدمت ہوگی۔ یہ صیغہ ہر جگہ تحریک کر کے مسلمانوں کی بیکاری کے دور کرنے کی کوشش کریگا۔

(۳) اگر آپ پیشہ ور ہیں۔ اور آپکے نزدیک آپکے پیشہ کے ذریعہ سے ملک کے مختلف گوشوں میں انسان روزی کما سکتا ہے۔ تو آپ یہ ارادہ کر لیں۔ کہ آپ مسلمان مستحقین کو اپنا پیشہ سکھا کر انہیں کام کے قابل بنانے کی ہر سعی کو استعمال کرینگے اور اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔

(۴) چونکہ بہت سے لوگ اپنے پیشے سکھانے چاہتے ہیں۔ لیکن مستحق آدمیوں کا ان کو علم نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر آپ پیشہ سکھا نہیں سکتے۔ مگر آپ کو ایسے نوجوانوں کا حال معلوم ہے جو مناسب پیشہ نہ جاننے کے سبب سے بیکار ہیں۔ تو ایسے نوجوانوں کے نام سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی اسلامی خدمت ہوگی۔

(۵) مسلمان ہر جگہ ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر آپ صاحب رسوخ ہیں۔ اور اسلام کی خدمت کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ تو آپ آج سے ارادہ کر لیں۔ کہ مسلمان مظلوموں کی مدد کے لئے آپ حتی الوسع تیار رہیں گے۔ اور اپنے ارادہ اور پتہ سے مذکورہ بالا صیغہ کو اطلاع دیں۔ تا جو کام آپ کے مناسب حال ہو۔ اس سے آپ کو اطلاع دی جائے۔

(۶) اگر آپ یہ نہیں کر سکتے۔ تو یہ بھی آپ کی اسلامی خدمت ہوگی۔ کہ آپ ایسے مظلوموں کے ناموں اور پتوں سے صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیں۔ تا جہاں تک اس کے امکان میں ہو۔ اصلاح کی کوشش کرے۔

(۷) اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اقتصادیات کا علم دیا ہے۔ اور ذہن رسا عطا کیا ہے۔ اور آپ کو بعض ایسے کام اور پیشے معلوم ہیں جن میں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ تو اس کے متعلق صیغہ مذکور کو تفصیلی علم دیں۔ تا اگر اس کے نزدیک وہ کام یا پیشہ مسلمانوں کے لئے مفید ہوں۔ تو وہ ان کی طرف انہیں توجہ دلائے۔

(۸) اگر آپ کو بعض ایسے محکموں کا حال معلوم ہو جن میں مسلمان کم ہیں۔ اور ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے لئے مفید ہے تو ان سے صیغہ مذکور کو اطلاع دیتے رہیں۔ یہ بھی ایک اسلامی خدمت ہے۔

(۹) اگر آپ با رسوخ آدمی ہیں۔ اور اپنے علاقہ کے حکام پر اثر رکھتے ہیں۔ تو آپ اپنا نام اس غرض کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔ کہ اگر اس علاقہ کے مسلمانوں کی کسی ضرورت کے لئے کسی ڈیپوٹیشن کی ضرورت ہو۔ تو آپ اس میں شامل ہونے کے لئے بشرطیکہ آپ کے حالات اجازت دیں۔ طیار ہیں۔

(۱۰) بعض تعلیمی صیغے ایسے ہیں۔ کہ ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے آئندہ مفاد کے لئے از حد ضروری ہے۔ پس اگر آپ پروفیسر ہیں۔ یا تعلیم کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو ایسے تمام تعلیمی شعبوں سے صیغہ مذکورہ کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ جن میں مسلمان کم ہیں۔ اور جن میں تمولیت مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔ اور خود بھی مسلمان طالب علموں کو تحریک کرتے رہیں۔ کہ وہ ان شعبوں میں داخل ہوں۔ تا آئندہ اسلامی کام میں مفید ہو سکیں۔

(۱۱) اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے آسودگی دی ہے۔ اور اولاد عطا کی ہے۔ اور اسلام کی خدمت کا شوق دیا ہے۔ تو آنکھ بند کر کے پرانی لکیر پر چلکر ایک ہی لائن پر اپنے بچوں کو نہ چلائیں۔ بلکہ اپنے بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلانے سے پہلے اپنے احباب سے مشورہ کر لیں۔ کہ کس تعلیم سے نہ صرف بچہ ترقی کر سکتا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دینے پر وہ بھی ہر قسم کا مشورہ دینے کے لئے تیار رہیگا۔ اگر اس کا مشورہ آپ کو مفید نظر آئے۔ تو اس پر آپ عمل کر سکتے ہیں۔

(۱۲) آپ اس طرح بھی اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ کہ خود بھی سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک کریں۔ سادہ زندگی قربانی کی روح اور جرأت پیدا کرتی ہے۔ جس کی قومی ترقی کے لئے از حد ضرورت ہے۔

(۱۳) اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے عزت دی ہے تو غرباء سے۔ اور اگر آپ شہری ہیں۔ تو قصباتیوں سے تعلق بڑھائیں۔ تا اسلامی برادری کا احساس قلوب میں پیدا ہو۔ اور اس کا چھوڑنا طبائع پر گراں گذرے۔

(۱۴) اگر آپ کو توفیق ملے۔ تو تعاون باہمی کی انجمنیں اپنے علاقوں میں قائم کریں۔ لیکن اس کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ذرا سی بددیانتی بلکہ غفلت سے بھی اس قسم کی انجمنیں بجائے فائدہ دینے کے ضرر رساں ہو جاتی ہیں اور بغض و عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۵) ہندو مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں۔ اور کھانے کی چیزیں ان سے نہیں خریدتے۔ نہ ان کے پکے ہوئے کھانے کھاتے ہیں۔ اس کا یہ نقصان ہو رہا ہے کہ (۱) تو مسلم اقوام چونکہ چھوت کرنے والے کو بڑا خیال کرتی آئی ہیں۔ وہ مسلمانوں

کو اس سلوک پر راضی دیکھ کر یہ خیال کرتی ہیں۔ کہ مسلمان اپنے آپ کو ہندوؤں سے ادنیٰ سمجھتے ہیں۔ اور اس خیال کی وجہ سے وہ ہندوؤں کی طرف جانے کو پسند کرتی ہیں۔ (۲) کروڑوں روپیہ سالانہ مسلمانوں کے گھروں سے ہندوؤں کے ہاں جاتا ہے جس کی واپسی کی کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ ہندو ان چیزوں کو مسلمانوں سے نہیں خریدتے پس آپ آج سے عہد کر لیں۔ کہ کسی ہندو کی بنی ہوئی یا اس کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیز کا استعمال نہیں کرنا۔ جب تک کہ ہندو اپنی روش کو بدل کر مسلمانوں سے خریدنا اور ان کے ہاتھوں کا کھانا نہ شروع کر دیں۔ اس طرح کروڑوں روپیہ مسلمانوں کا بچ جائیگا۔ (۳) ہزاروں لاکھوں نومسلم شدھی سے محفوظ ہو جائینگے۔ (۴) ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو کام مل جائیگا۔ ہندو صاحبان اس کا نام بائیکاٹ رکھتے ہیں۔ اسے فساد کہتے ہیں۔ مگر یہ رائے انکی غلط ہے۔ اگر یہ بائیکاٹ اور فساد ہے۔ تو وہ اتنے عرصہ سے کیوں اس بائیکاٹ کو رائج اور اس فساد کو کھڑا کرتے آئے ہیں۔ آج مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا راز اس چھوت کے مسئلہ میں مخفی ہے۔ ہر ایک جو اس کو نظر انداز کرتا ہے۔ وہ قومی غدّار یا قومی ضروریات سے غافل ہے۔ میں نے آج سے چار سال پہلے سے اس آواز کو اُٹھایا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس طرف توجہ کے ساتھ ہی مسلمان اقتصادی آزادی کا سانس لینے لگیں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آپ تمام مسلمانوں کو بار بار تحریک کرتے رہیں۔ اور اس کے متعلق لیکچر کراتے رہیں۔ ضرورت کے وقت آپ صیغہ ترقی اسلام سے مدد لے سکتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سے اطلاع آنے پر لیکچرار بھیجے جا سکتے ہیں۔

(۱۶) مسلمانوں کو اس امر کی بار بار تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ وقتی طور پر اپنے جوش کا اظہار کرنے کی بجائے استقلال سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر ایک فساد جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسلام کو مادی اور روحانی طور پر کمزور کر دیتا ہے۔ پس فساد سے بچنے اور مستقل ارادہ سے کام کرنے کی طرف آپ اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو تحریک کرتے رہیں۔

اس وقت تک میں نے دنیوی تدابیر بتائی ہیں۔ اور ان کو پہلے بیان کرنے کی یہ وجہ نہیں کہ وہ زیادہ اہم ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اس وقت ملک کی حالت ایسی ہو رہی ہے۔ کہ لوگ دین کی بات کو فوراً سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پس میں نے چاہا۔ کہ جو لوگ دین سے بے پرواہ ہیں۔ وہ بھی اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ دینی کاموں میں سے مفصلہ ذیل آپ کر سکتے ہیں۔

(۱۷) آپکے محلہ اور آپ کے گاؤں میں ایسے لوگ ہیں۔ جن کو ہندو تہذیب نے ہزاروں سالوں سے غلام بنا رکھا ہے بلکہ چونکہ ہندو کہتے ہیں کہ ان کا مذہب کروڑوں سال سے ہے اس صورت میں یہ اقوام کروڑوں سال سے جانوروں سے بدتر سلوک برداشت کرتی چلی آئی ہیں۔ ان کی ہدایت کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو جس جگہ کوشش کرنا آپکے نزدیک مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی اطلاع فوراً صیغہ ترقی اسلام کو بھیجدیں تا وہ حتی المقدور اس کام کو بجا لانے کی کوشش کرے۔

(۱۸) مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے چونکہ وقتاً فوقتاً اشتہارات کی تقسیم کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر آپ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور اس خدمت کو اپنے ذمہ لیں۔ کہ آپ مرسلہ اشتہارات کو مناسب موقعوں پر اپنے شہر یا محلہ میں لگا دیں گے۔ تو یہ بھی ایک دینی خدمت ہے۔

(۱۹) چونکہ اس قدر عظیم الشان کام بغیر عام تربیت کے نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ چاہیں۔ اور آپ کے لئے ممکن ہو۔ تو ایک خدمت آپ اس وقت یہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس لٹریچر کو منگوا کر جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق شائع کرایا جائیگا۔ اپنے علاقہ میں فروخت کریں۔ صیغہ ترقی اسلام نہایت چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ موجودہ ٹریکٹ کے سائز کے شائع کراتا رہیگا۔ جو سستے داموں دیئے جائیں گے۔ ان کو اگر آپ مناسب قیمت پر اپنے علاقہ میں فروخت کریں۔ تو آپ فائدہ بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ اور خدمت اسلام بھی کر سکتے ہیں۔

(۲۰) اگر آپکے قصبہ اور شہر میں کوئی اسلامی انجمن ایسی نہیں جو تبلیغی کام میں حصہ لے رہی ہو۔ تو آپ ایسی انجمن کو قائم کر کے دینی خدمت کر سکتے ہیں۔ انجمن کے قیام کے لئے صحیح مشورہ دینے یا بعد میں اس کے جلسوں پر لیکچر دینے کے لئے صیغہ ترقی اسلام کو لکھنے پر جہاں تک ممکن ہوگا۔ آپ کی مدد لیکچرار بھیج کر کی جائے گی۔

(۲۱) ہندو لوگ ہر علاقہ میں خفیہ خفیہ شدھی کی تحریک جاری کر رہے ہیں۔ آپ ایک بہت بڑی خدمت اسلامی کریں گے۔ اگر آپ ان کی حرکات کو تاڑتے رہیں۔ اور جس وقت اپنے علاقہ کے متعلق یا کسی خاص شخص کے متعلق ذرا سا بھی شبہ پڑے۔ تو صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ تا فوراً اس کے تدارک کی کوشش کی جائے۔

(۲۲) بیوائیں۔ مظلوم عورتوں اور یتیموں کو آریہ اور مسیحی خصوصاً بہکا رہے ہیں۔ آپ ایک بڑی خدمت اسلام کریں گے۔ اگر ان کے حالات پر نگاہ رکھیں۔ اور ان کی مدد اور ہمدردی کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

(۲۳) اگر آپ کو شوق تبلیغ ہے۔ اور آپ عربی کی تعلیم رکھتے ہیں۔ یا کم سے کم انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہیں۔ تو ہم بڑی خوشی سے آپ کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تبلیغی کام کے لئے تین ماہ سے چھ ماہ تک کا عرصہ کافی ہوگا۔ اگر اتنے عرصہ کے لئے آپ فرصت نکال کر دینی تعلیم حاصل کر لیں۔ تو اس طرح آپ اپنے طور پر تبلیغ اسلام کے لئے بہت مفید ہو سکیں گے۔

(۲۴) اگر آپ کے ہاں پہلے سے انجمن قائم ہے۔ تو آپ تبلیغی لیکچروں یا مباحثوں کا انتظام کر کے خدمت اسلام کر سکتے ہیں اطلاع ملنے پر صیغہ مذکور آپ کی ہر طرح مدد کریگا۔

(۲۵) آپ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے ایسے لیکچروں کا انتظام کر کے بھی جن میں اسلامی تعلیم کی خوبیاں بیان کی جائیں اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اطلاع ملنے پر صیغہ مذکورہ آپ کی مدد کریگا۔

(۲۶) آپ دین کی خدمت کے لئے اپنے اموال میں سے ایک حصہ الگ کر کے دین اسلام کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس رقم کو جہاں آپ مناسب سمجھیں۔ اور جسے آپ سمجھیں۔ کہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے۔ اور دیانتداری سے اسلام کی خدمت کر رہا ہے۔ دے سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ مالی امداد اس وقت اپنی حیثیت کے مطابق کریں ضرور۔

(۲۷) آپ مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کریں کہ آپس میں گو ہمارے کس قدر اختلافات ہوں۔ لیکن دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ہمیں ایک ہو جانا چاہیئے۔ اور اسلام کے محافظوں کو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو ہر حال اسلام کے دشمنوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والوں پر فضیلت دینی چاہیئے۔ اور اسلام کی خدمت کے وقت ان کی پیٹھ میں خنجر نہیں گھونپنا چاہیئے۔ ایک بہت بڑی خدمت اسلام کر سکتے ہیں۔

(۲۸) آپ مسلمان زمینداروں میں یہ خیال پیدا کریں کہ وہ اپنے علاقہ کی ادنیٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں مبلغین اسلام کی مدد کریں۔ خدمت اسلام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس وقت بہت سے مسلمان زمیندار ادنیٰ اقوام کی تبلیغ میں اس لئے روک بنتے ہیں۔ کہ مسلمان ہو کر یہ ہمارے کام چھوڑ دینگے۔ یہ ایک وسوسہ ہے انہیں بتانا چاہیئے۔ کہ یہ مسلمان نہ بنیں گے۔ تو ہندو یا عیسائی بنیں گے۔ اور نہ صرف کام چھوڑیں گے۔ بلکہ دشمنوں سے مل کر ان کا مقابلہ کرینگے۔

(۲۹) آپ ایک بہت بڑی دینی خدمت کریں گے۔ اگر مسلمانوں کو ہر موقع پر اس خطرہ سے آگاہ کرتے رہیں۔ جو اس وقت اسلام کو پیش آ رہا ہے۔

(۳۰) آپ کی خدمت اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر آپ ایسے لوگوں کے ناموں اور پتوں سے صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت اسلام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوں۔

(۳۱) اگر آپ ان امور میں سے کسی امر کی تعیین نہ کر سکتے ہوں۔ تو آپ کم سے کم اس قدر وعدہ کریں۔ کہ اپنی زندگی کو اسلام کی تعلیم کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ اسلام کو اعتراض سے بچانے میں ہماری مدد کرینگے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو مزید ترقی

کی توفیق دیگا۔

اگر آپ ان کاموں میں سے کسی ایک یا زیادہ کاموں کے کرنے کے لئے تیار ہیں تو بھی اور اگر کسی بھی کام کے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن یوں اس غرض اور مقصد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو بھی ایک فارم پر دستخط کر کے اور اپنا پتہ لکھکر مذکورہ بالا انجمن کے نام ارسال کر دیں۔ تاکہ آپ کی خواہش پوری ہو اور اسلام کی خدمت میں آپ کو بھی حصہ ملے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ سستی سے کام نہ لیں گے۔ اور خود بھی اس تحریک میں شامل ہونگے۔ اور دوسروں کو بھی شامل کرنے کی تحریک کرینگے۔ اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ وقت نازک ہے۔ اور حالات دم بدم بدل رہے ہیں۔ ایک ایک منٹ کی دیر خطرناک ہے۔ آپ سوچ لیں۔ کہ کیا آپ سپین کی طرح اسلام اور مسلمانوں کا نام ہندوستان سے مٹ جانے پر راضی ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو آپ کی ساری قوتوں کو اپنی طرف مشغول کرے۔ ایک زبردست اور منظم قوم کا آپ نے مقابلہ کرنا ہے۔ اور بغیر اعلےٰ درجہ کے نظام کے آپ اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس فارم پر دستخط کرنے سے آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جب آپ سے کوئی تحریک کی جائے گی۔ تو آپ آزاد ہونگے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق جو راہ چاہیں۔ اختیار کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

مرزا محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ

قادیان دارالامان۔

مسلمان مظلومین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تار

سر میاں محمد شفیع صاحب کے نام اور ان کا جواب

فسادات لاہور کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ وہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے نیز جو اعلانات خان ذوالفقار علی خان صاحب و مفتی محمد صادق صاحب کی طرف سے جو ان دنوں لاہور میں ہیں۔ شائع کئے گئے ہیں۔ وہ بھی الفضل میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کارروائی کے علاوہ جو خان صاحب اور مفتی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات کے ماتحت لاہور میں کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ایک تار سر میاں محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ پنجاب مسلم لیگ کے نام بھی بھیجا گیا تھا جس کا جواب صاحب مذکور کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوا۔ اور بعد میں سید محسن شاہ صاحب آنریری سکرٹری مسلم ریلیف کمیٹی لاہور کی طرف سے بذریعہ خط جواب موصول ہوا۔ یہ ہر دو تار اور خط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

تار حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنام پریذیڈنٹ پنجاب مسلم لیگ لاہور

میں لیگ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت فسادات لاہور کے مسلمان مظلومین کی مدد کے لئے فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ اس معاملہ میں ہر دا بھی امداد دینے کے لئے تیار ہے میرے چیف سکرٹری اس وقت لاہور میں ہیں۔ اور میں نے انہیں ہدایت بھیجی ہے۔ کہ اس معاملہ میں آپ سے ملاقات کریں۔ میں نے احمدی وکلاء کو بھی یہ تحریک کی ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ اس معاملہ میں خاص کوشش ہونا چاہیئے۔ کہ پبلک کی نظر میں اس بات کو ثابت کیا جائے۔ کہ ان فسادات میں مسلمانوں پر ابتداء کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سارے قتل و غارت اور نقصان مال کی ذمہ داری ہندوؤں اور سکھوں پر ہے۔ جنہوں نے بے گناہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر فساد کی آگ کو مشتعل کیا۔

(خلیفۃ المسیح قادیان) ۹ مئی ۲۶ء

تار سر میاں محمد شفیع صاحب بنام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان

آپ کا تار موصول ہوا۔ امدادی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اور اس معاملہ میں ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ (سر محمد شفیع) ۱۰ مئی ۲۶ء

خط سکرٹری مسلم ریلیف کمیٹی لاہور بنام حضرت خلیفۃ المسیح قادیان

مکرمی و مخدومی السلام علیکم آپکا تار جو آپ نے سر میاں محمد شفیع صاحب کے نام ارسال فرمایا ہے مسلم ریلیف کمیٹی میں پیش ہوا۔ لاہور میں ہنگامہ کے متعلق ریلیف کمیٹی قائم ہو گئی ہے جسمیں آپکے چیف سکرٹری صاحب بھی ممبر بنائے گئے ہیں کمیٹی کا کام مسلمان مجروحوں کی تیمارداری اور مظلوموں کی اعانت وغیرہ ہے۔ کمیٹی آپکا اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

(المعلن خاکسار مرزا بشیر احمد۔ قائمقام ناظر اعلےٰ قادیان)

دو احمدیوں نے کئی سکھوں اور ہندوؤں کی جانیں بچائیں

میاں عبدالرحیم صاحب احمدی کوچہ چابک سواراں میں رنگریزی کی دوکان کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۷ مئی کو بیان کیا کہ۔ فسادات کے دوران میں ایک دن میں اپنی دوکان سے اٹھکر جب سنہری مسجد کے چوک میں پہونچا۔ اور میرا بیٹا احمد الدین بھی میرے ساتھ تھا۔ تو دیکھا کہ ایک سکھ پر اچانک ایک شخص نے لاٹھی کا وار کرنا چاہا مگر لاٹھی ابھی ہوا ہی میں معلق تھی۔ کہ میں نے جھٹ پیچھے سے پکڑ لی۔ اور سکھ کو بھاگ جانے کے لئے کہا۔ چنانچہ وہ بھاگ گیا۔

اسی طرح ایک سکھ سپاہی ایک گروہ میں گھر گیا۔ اس موقعہ پر بھی میاں عبدالرحیم صاحب نے اپنے بیٹے میاں احمد الدین صاحب اور اپنے پڑوسی بدھو پہلوان کی مدد سے اس کی جان بچائی۔ اور اسے ایک مکان میں بند کر دیا۔ اس کے بعد فوراً ٹرنگ محل کی پولیس چوکی پر گئے۔ جہاں سے ان کے ہمراہ ایک سب انسپکٹر صاحب پولیس معہ چند سپاہیوں اور محمد امین صاحب وکیل کے آئے اور انہوں نے سکھ سپاہی کو بخیریت ان کے حوالہ کر دیا۔

جناب سید محمد حسن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ان واقعات کا علم تھا۔ اس لئے وہ دوسرے وقت میں میاں عبدالرحیم صاحب کی دوکان پر ان کا اس شجاعت مردانگی اور بہادری کے لئے شکریہ ادا کرنے کو آئے اور ان کی مساعی متعلقہ قیام امن اور رفع فساد و شر کے لئے ان کی تعریف کی۔

ان واقعات کے بعد ہی بعض سکھوں اور ہندوؤں کو انہوں نے کوچہ چابک سواراں میں پناہ دی۔ اور سارے محلہ کو فتنہ و فساد کی آگ سے بچا کر گورنمنٹ و پبلک کی خدمت کی۔ (عبدالرحمن قادیانی از لاہور)

اخبار الفضل کے لوکل خریدار

الفضل دیکھنے کا اشتیاق تو ہمارے لوکل احباب میں اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ اسکا اندازہ لگانے کے لئے اس ہجوم کو دیکھ لینا چاہیئے جو اخبار کے شائع ہونے کے دن دفتر ناظم طبع و اشاعت میں نظر آتا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر دوست مفت اخبار دیکھنا ہی پسند کرتے ہیں۔ یا وہ کسی نہ کسی دفتر سے متعلق ہونے کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں کہ انہیں اخبار بلا قیمت دیا جائے۔ ہمارے ہاں جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر اعلیٰ کی نظیر قابل قدر ہے جو الفضل کو قیمتاً خریدتے ہیں۔ حالانکہ انکے دفتر میں پرچہ بلا قیمت جاتا ہی ادا جانا چاہیئے۔

میں امید کرتا ہوں احباب قادیان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات پر کاربند ہونگے کہ سلسلہ کے اخبارات قیمتاً خرید کریں۔ ہم نے اب یہ انتظام کیا ہے کہ الفضل کی نیوز اسی شام قبل از درس قرآن مجید دیدیا کریں۔ جس روز کہ آخری کاپی چھپتی ہے

مسلمانوں کو مالی حالت مضبوط کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئیے

جیسا کہ ۱۰ مئی کے الفضل کے ایڈیٹوریل میں بوضاحت بتایا گیا ہے۔ ہمیں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئیے۔ موجودہ حالت میں چونکہ مالی قربانی ایک اہم اور ضروری چیز ہے۔ اسلئے ہمارے لئے لازم ہے۔ کہ اپنے تئیں اس طرح تیار کریں۔ جس سے ہم زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے قابل ہو سکیں۔

اگر ہم جماعت کے بیکار لوگوں کو برسر کار کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو بلاشبہ ہماری مالی حالت کو ایک بڑی قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ جو شخص بھی تھوڑی سی تعلیم حاصل کر لیتا ہے۔ ملازمت کو ہی معاش کا واحد ذریعہ تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ مستند اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ ہندوستان میں ۷۱ فیصدی اشخاص زراعت۔ ۱۲ فیصدی صنعت و حرفت۔ ۶ فیصدی تجارت اور صرف ۱½ فیصدی ملازمت پر گذران اوقات کرتے ہیں۔ آپ غور فرمائیں۔ کہ اس حالت میں کہ جو بھی اٹھتا ہے ملازمت کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ سب کیلئے کس طرح گنجائش ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بیکاری کی شکایت عام ہے۔

ہندوستان میں صرف ۵½ فیصدی آدمی تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن اگر بیکاری کی طرف دیکھا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید سارے ہندوستان میں ایک شخص بھی ناخواندہ نہیں۔ اگر تیس روپیہ ماہوار کی اسامی کے لئے امیدوار طلب کئے جائیں۔ تو چند ہی دنوں میں دو ڈیڑھ ہزار جوانوں کی پوری پلٹن مرتب کی جا سکتی ہے۔

چند ماہ ہوئے گورنمنٹ ہند کے مختلف دفتروں میں عارضی کلرکی کے لئے ایک سو میں جگہیں خالی ہونے والی تھیں۔ جن کے واسطے قلیل عرصہ میں زبردست سفارشوں کے ساتھ تیرہ سو سے بھی زیادہ درخواستیں موصول ہو گئیں۔ امیدواروں میں زیادہ تعداد بی اے۔ ایل ایل بی۔ ایم اے وغیرہ نوجوانوں کی تھی۔

ان حالات کو زیر نظر رکھتے ہوئے سوچو۔ کہ تعلیم سے فراغت پاتے ہی ملازمت کی تلاش میں رات دن ایک کر دینا کہاں تک دانشمندی و دانائی ہے۔ لیکن اگر ہمارے نوجوان حصول تعلیم کے بعد زراعت صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ترقی کا ایک بڑا میدان خالی پائیں گے۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان میں ۷۱ فیصدی اشخاص کا گذارہ زراعت پر ہے۔ گویا ملک کے لئے زراعت بطور ریڑھ کی ہڈی کے ہے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے۔ کہ زمیندار دوست تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمت کیلئے در بدر پھرنے کی بجائے اپنے آبائی پیشہ میں ترقی و بہبودی کیلئے کوشاں ہوں۔ بدقسمتی سے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک کاشتکار کا لڑکا زیور تعلیم سے مزین ہو کر تمام اثاث البیت۔ زمین اور مویشی فروخت کر کے ملازمت کے لئے در بدر پھرا۔ ہزار ذلت و رسوائی کے ساتھ خود بھوکا مرا اہل و عیال کو برباد کیا مگر زراعت کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ اگر زمیندار قدامت پسندی کو چھوڑ کر جدید علوم و جدید آلات کی روشنی میں پہلے کی نسبت بہتر ہل چلانا۔ بہتر تخم ریزی کرنا۔ بہتر مویشی پالنا اور بہتر طریق پر اپنی اجناس کو فروخت کرنے کا سلیقہ حاصل کریں تو بہت کچھ اصلاح و ترقی ہو سکتی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے۔ جس پر عامل ہو کر امریکہ کی زراعتی آمدنی بقدر ۷ ارب روپیہ سالانہ کے پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں گندم کی اوسط پیداوار ۱۲ من فی ایکڑ ہے۔ مگر انگلستان میں ۲۷ من جرمنی میں ۳۲ من بلجیم میں ۳۷ من اور ڈنمارک میں ۴۰ من فی ایکڑ ہے۔ غرضیکہ اگر ہم بھی ترقی و بہبودی کیلئے مستقل مزاجی سے کوشش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی نہ ہو۔ اب تو ہندوستان پر کاشتکار وائسرائے حکمران ہیں۔ اور ترقی زراعت کی طرف گورنمنٹ کی بھی خاص توجہ ہے۔

علیٰ ہذا القیاس صنعت و حرفت کی بھی یہی حالت ہے۔ ملک میں صنعت و حرفت کے کارخانجات سرعت سے کھل رہے ہیں۔ اس وقت پنجاب میں کل ۷۶۶ کارخانے ہیں۔ جن میں سے ۶۸ رجسٹرڈ اور باقی پرائیویٹ ہیں۔ مسلمانوں کی بدقسمتی دیکھئے کہ ۶۹۸ پرائیویٹ کارخانوں میں سے ۵۵۴ ہندوؤں کی ملکیت ہیں اور صرف ۹۶ مسلمانوں کی۔ اسی طرح تجارت پر بھی ہندو برادران پوری طرح قابض ہیں۔

آج کل زمانہ کی ٹھوکروں سے متاثر ہو کر مسلمانوں میں بھی کچھ نہ کچھ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں اگر صنعت و حرفت تجارت اور دوکانداری کی طرف توجہ کی جائے۔ تو کامیابی کی بہت امید ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ بڑے بڑے صنعتی کارخانے اور تجارتی کوٹھیاں کھولنی ہی مفید ہیں۔ بلکہ ہزاروں چھوٹی چھوٹی صنعتیں اور معمولی معمولی تجارتیں ایسی ہیں کہ ان میں پڑ کر مستقل مزاجی سے انسان خدا کے فضل سے بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ اور ان میں سرمایہ بھی بہت معمولی لگانا پڑتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہمارے نوجوان دوست آزاد پیشوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اس صورت میں سلسلہ کی مالی حالت بہت مضبوط ہو سکتی ہے۔ آزادی و بے فکری کے باعث صحت کی مضبوطی اور جسم کی توانائی کے حصول میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ اور آزاد ہونے کی وجہ سے تبلیغ و اشاعت اور دیگر امور خیر کے لئے کافی وقت نکالا جا سکتا ہے۔ پس مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ زراعت صنعت اور تجارت کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔

(عبدالقیوم بٹالوی)

مسلمانان سرگودھا کی موقعہ شناسی اور دانشمندی

(بقیہ)

مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی اور مولوی محمد حسین صاحب کونارڈوی (ضلع گوجرانوالہ) جو کہ غالباً غیر احمدی علماء کے جلسہ قادیان سے فارغ ہو کر پنجاب کے دیگر مقامات میں جگہ جگہ ایسے نازک زمانہ میں مسلمانوں کے درمیان نفاق و شقاق کی آگ بھڑکانے کا کام کر رہے ہیں۔ سیال شریف جاتے ہوئے سرگودہ سے گذرے اور سرگودہ کو بوجہ ضلع کا صدر مقام ہونے کے اس قسم کی آگ بھڑکانے کے واسطے موزون خیال کر کے تجویز کرنے۔ کہ ہم واپسی پر یہاں شیعوں اور احمدیوں وغیرہ کے خلاف لیکچر دینگے۔ اگرچہ امام صاحب جامع مسجد نے ہر چند اس ارادہ سے روکا اور سمجھایا۔ کہ آج کل اس قسم کے دل آزار اور نفاق افزا لیکچروں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ عام اسلامی وعظ اور تنظیم وغیرہ پر وعظ کرنے کا وقت ہے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔ اور ہر دو مولوی صاحبان ۱۲ مئی ۱۹۲۷ء سرگودہ میں واپس آئے۔ تو چند شوریدہ سر لوگوں نے منادی کرا کر بلاک ۶ کے چوک میں لیکچر کرنے کا انتظام کیا۔ جب مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر کا رخ تھوڑی سی تمہید کے بعد احمدیوں کے خلاف پھیرا تو سامعین نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اور خاصکر مالک مکان قریشی علم الدین صاحب ریڈر سشن جج صاحب بہادر نے پریذیڈنٹ جلسہ اور مولوی صاحبان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں نے آج سے قبل یہاں پانچ چھ دفعہ لیکچر کرائے ہیں۔ اور ان لیکچروں میں احمدی شیعہ اور سنی ہر طرح کے اصحاب شامل ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی گئی۔ اسی طرح میں اب بھی اور خاص کر ان دنوں میں نہیں چاہتا کہ یہاں اس قسم کی تقریر ہو۔ کہ جسے سنکر چند بھائی ناخوش ہو کر اٹھ جائیں اور انکی دل آزاری ہو۔ اس واسطے اگر مولوی صاحبان مسلمانوں کے اتحاد اور دیگر اسلامی فضائل کا وعظ کرنا چاہیں۔ تو اب بھی ہر طرح کا خرچ اور خدمت کرنے کو حاضر ہوں۔ لیکن اس قسم کے فرقہ وارانہ اختلاف پیدا کرنے والا وعظ آج کل ہرگز نہیں ہونا چاہئیے۔ اس کے جواب میں اگرچہ واعظ صاحب کے چند حامیوں نے طرح طرح کے پیرائے تبدیل کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا۔ کہ قبل از وقت یہ رائے غلط قائم کی گئی ہے۔ ہم ختم نبوت کا مسئلہ بیان کر کے اس میں سے ہی فضیلت اسلام ثابت کرنا چاہتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مالک مکان جن کے اہتمام سے جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ ہرگز ان کے داؤ میں نہ آئے۔ اور ناچار انہوں نے جلسہ برخاست کر دیا۔ دراصل یہ آواز شہر کے کثیر حصہ مسلمانوں کی تھی۔ جن کی ترجمانی کرنے کی جرأت قریشی علم الدین صاحب نے کی۔ چنانچہ عام مجمع مولویوں کی اس حرکت نازیبا سے سخت بیزار اور متنفر تھا۔ خدا کرے کہ یہ علماء موقع کی نزاکت سمجھ سکیں۔ امید ہے۔ جس طرح مسلمانان سرگودہ نے وقت کو پہچان کر اتحاد شکن اور فساد انگیز لیکچر سے بیزاری کا اظہار (۲) کر کے غیر مذاہب پر جو کہ اس جلسہ میں کثیر التعداد موجود اور مسلمانوں کے شقاق کا تماشا دیکھنے کے منتظر تھے۔ اپنی دانشمندی اور موقعہ شناسی واضح کر دی ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات کے مسلمان بھی بیدار ہو جاوینگے۔ اور اپنی طاقت اور جوش کو تنظیم اور تبلیغ کے کام میں صرف کریں گے۔

(خاکسار محمد عبداللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب بہادر سب جج درجہ چہارم ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۳ بابت ۱۹۲۷ء

کپور سنگھ۔ رور سنگھ پسران جواہر سنگھ ذات جٹ سکنہ چوڑہ تحصیل ترنتارن مدعیان

بنام

مراد خاں ولد فتح خاں ذات راجپوت سکنہ مذکور مدعاعلیہ

دعویٰ ۸۱۶/ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سردار خاں مدعاعلیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مراد خاں مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۲ جون بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

باجلاس جناب خانصاحب سید بڈھے شاہ آنریری سب جج بہادر ضلع امرتسر

فرم دوکان خوشی رام گنپت رائے ذات اگروال سکنہ ہوشیارپور بذریعہ مختار عام مکند لال ولد خوشی رام ذات اگروال سکنہ ہوشیارپور۔ مدعی

بنام

فرم دوکان بھول متھرا داس مالکان دوکان بھول مل ولد گوبند مل متھرا داس ولد بھورام قوم اگروال سکنہ ہویل تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر۔ چانن مل ولد دیوا چند ذات اگروال سکنہ امرتسر کٹڑہ اہلوالیہ۔ برج لال ولد گرداری لال ذات اگروال سکنہ لاہور شاہ عالمی دروازہ۔ مدعاعلیہ

دعوےٰ ۶۸۳/۱۳/

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بھول متھرا داس وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام بھورام متھرا داس وغیرہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بھورام متھرا داس وغیرہ مذکورہ بتاریخ ۳۰ ماہ جون ۱۹۲۷ء بمقام ضلع امرتسر حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۴/۵/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد ظہیر صاحب۔ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پی سی۔ ایس سب جج بٹالہ

مقدمہ ۸۶۱ سنہ ۲۶ء

لابھ سنگھ ولد کھڑک سنگھ جٹ ساکن کاظم پور تحصیل بٹالہ مدعی

بنام

امر سنگھ ولد جواہر سنگھ سکھ ساکن سنت پورہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔ مدعاعلیہ

دعویٰ استقرار حق

مقدمہ مذکورہ بالا میں مدعاعلیہ مذکور پر معمولی طریقہ سے تعمیل سمن نہیں ہوتی ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۸/۶/۲۷ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی نہیں کریگا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۱۳/۵/۲۷

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

ھو الشافی

سرمہ سیمابی

ہم نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچاتا ہے۔ گرمیوں میں آنکھوں میں جلن اور سوزش اور دھوپ کی شدت کا اثر نہیں ہونے دیتا۔ روشنی بڑھانے اور قوت بینائی کو خاص طاقت بخشتا ہے۔ اور بیماری کا حملہ نہیں ہونے دیتا۔ قیمت فی پوڑیہ ۸ر ۔ ۹ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر بھیجا جائیگا۔

نوٹ:۔ ایک پوڑیہ سے زاید کسی کو نہ دیا جائیگا۔ کیونکہ صرف چند پیکیٹ تیار کئے گئے ہیں۔ تصدیق کے لئے سرٹیفکیٹ ذیل ملاحظہ ہو:۔

"میں نے علاوہ سرمہ تریاق چشم کے سرمہ سیمابی تیار کردہ مرزا حاکم بیگ استعمال کیا۔ آنکھوں کو ٹھنڈک اور روشنی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ تندرست آنکھوں کے لئے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

رنجھا خاں افسر مال گوجرات"

المشتہر

خاکسار:۔ مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم۔ گڑھی شاہ دولہ صاحب۔ گوجرات۔ پنجاب

خالصہ دھرم و بابا نانک کا مذہب

اردو گرمکھی میں یہ پہلی جامع کتاب ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ سکھ مذہب گرنتھ صاحب اور بابا نانک دونوں کے خلاف ہے۔ کہ بابا نانک نے گرنتھ صاحب میں اسلامی نماز روزہ کا حکم دیا۔ جپ جی یا جاپ صاحب کا کوئی حکم نہیں۔ سری گرنتھ میں مسلمان بننے کا حکم ہے۔ سکھ بننے کا حکم نہیں۔ گرنتھ صاحب کو ساٹھ آدمیوں نے بنایا۔ قرآن تمام کتب کا سردار۔ مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم گرنتھ صاحب میں ہے۔ گوردوارہ جانے کا حکم نہیں۔ جپ جی صاحب نماز اور بندگی نہیں۔ بلکہ کتھا اور وعظ ہے۔ گرنتھ میں مسلمانوں سے کھانے پینے سے نہیں روکا۔ ہندؤں سے روکا ہے۔

خالصہ تاریخ اور گورو نانک کا مذہب۔ شاہان اسلام نے سکھ گرؤں کو تین کروڑ کی جائیدادیں بخشیں۔ مگر بعض گرؤں نے گورنروں کا مقابلہ کرکے شہید کیا۔ شاہان اسلام نے درگذر کیا۔ فرضی مظالم شاہان اسلام کا ازالہ۔ گرونانک کے مسلمان ہونے کے تیس ثبوت اردو اور گورمکھی میں خوشخط شبد حوالجات مع اعراب قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبدالرحمٰن بی۔ اے قادیان

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گرجاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں ہر رنگ کی فروخت کرتے ہیں۔ نرخ فی گز ۲ روپے ۴ر ہوگا۔ اس کے علاوہ مشہدی کناویز عورتوں کے سوٹ کیلئے فی گز ۱۲؍۔ اور مشہدی رومال فروخت کئے جاتے ہیں۔ کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس کردی جائیگی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائیگی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دکانوں کی نسبت عمدہ اور ارزاں بھیجا جائیگا۔

المشتہر

میاں محمد و غلام حیدر احمدی بازار کریم پورہ شہر پشاور

ضرورت مسند

ایک دوست موقعہ کی ایک عمدہ پختہ دوکان دائمی قرضہ کے لئے فروخت کرتا ہے۔ اگر ایسی دوکان خواہش سے کوئی خریدا چاہے۔ تو تین ہزار روپے سے کم ملنی مشکل ہے۔ اس وقت آپ کو صرف پندرہ سو روپیہ میں مل سکتی ہے۔ فرش پختہ و بھڑوہ بنا ہوا ہے۔ اور چھپر بھی جستی چادروں کا لگا ہوا ہے۔ زینہ پختہ بھی بنا ہوا ہے۔ گویا ہر طرح سے مکمل ہے یہ دوکان قادیان میں شور دریا بازار پختہ کے وسط میں ہے۔ خط و کتابت معرفت

قاضی اکمل صاحب قادیان۔ پنجاب

ضرورت

زنانہ ہسپتال میانوالی کے لئے ایک سند یافتہ زنانہ کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپے ماہوار ملے گی۔ اور ایک نہایت موزون مکان احاطہ ہسپتال میں برائے رہائش مفت ملے گا۔ درخواستیں

صاحب بہادر سول سرجن میانوالی کے نام آنی چاہئیں۔

زراعتی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کے مشہور و معروف چارہ کترنیکی مشینیں ٹوکے) آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ بیلنہ جات۔ فلور ملز۔ خراس و بیل چکیاں) سویاں اور بادام روغن کی مشینیں منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے:۔ ایم عبدالرشید اینڈ سنز۔ جنرل سپلائرز۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

ضرورت ہے

امیدواروں کی جو ٹیلیگراف سٹیشن ماسٹر کا کام ریلوے گورنمنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کے لئے سیکھنا چاہیں۔ کرایہ ریل کالج دیگا۔ قواعد ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:۔

رائل ٹیلیگراف کالج۔ دہلی

عمدہ اور بڑھیا کپڑا خریدو

اگر واقعی ہی اعلیٰ درجہ کے کپڑے کی ضرورت ہو تو آپ ہم سے منگوائیں اگر ناپسند ہووے تو آپ پھر ہم کو واپس کردیویں اور اس سے بڑھکر ... کیا ... کلاہ بڑھیا ... کلاہ ڈیڑھ روپیہ۔ ریشمی رومال مختلف رنگوں کے ... تین روپے ... مختلف رنگ ... ریشمی زنانہ چادر ... ریشمی ... آٹھ گز لمبائی ... سات روپے آٹھ آنے ... اعلیٰ درجہ کا فی تولیا تین روپے۔ جلد منگوائیے

ملنے کا پتہ۔ **منیجر سودیشی گھر پرچار کمپنی لودیانہ (پنجاب)**

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل۔ ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

(دیبو)

—— لاہور۔ ۱۹ رمئی۔ آج ان آٹھ سکھ ملزمان کو جنہیں حویلی کابلی مل واقع ڈبی بازار میں تین مسلمانوں کے قتل کے الزام میں ۸ مئی کی رات کو گرفتار کیا گیا تھا۔ مسٹر کیو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی عدالت واقع بورسٹل جیل میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے مقدمہ ۱۹ رمئی پر ملتوی کر دیا۔

—— چونکہ پوری طرح امن وسکون رہا۔ مختلف وارداتوں کی تفتیش کا کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ اصل حادثہ قتل کا مقدمہ جس میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھوں نے تین مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ آج عدالت کے سامنے آگیا۔ رات کسی قسم کے حادثہ کے بغیر گذر گئی۔ آج سے کرفیو بھی اڑ گیا۔ (مائیلز اروِنگ کمشنر ۱۶ رمئی)

—— ڈپٹی کمشنر لاہور اور بعض ہندو تجار اور دوکانداروں کی ایک ملاقات کے متعلق جو بیانات شائع ہوئے ہیں۔ ان کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ جو کیفیت شائع کی گئی ہے۔ وہ بالکل غیر صحیح ہے۔

—— لاہور۔ ۱۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے فسادات کے سلسلہ میں "وندے ماترم" میں کچھ مضامین شائع ہوئے تھے جن سے حکومت کو فرقہ وارانہ منافرت پھیلنے کا احتمال تھا۔ ہذا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبار مذکور کے ایڈیٹر مسٹر کنہیا لال گوبا کو اس کے متعلق تنبیہ کی ہے۔

—— لاہور۔ ۱۸ رمئی۔ آج مسٹر فیبلوس مجسٹریٹ درجہ اول نے سرن کور اور اقبال کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ مجسٹریٹ نے محمد اقبال کو قصوروار پاکر ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ سزائے قید کے منقضی ہونے کے بعد ملزم ایک سال کے لئے ہزار روپیہ کی نیک چلنی کی ضمانت اور ایک ہزار کا مچلکہ دے۔ اور اگر وہ ضمانت اور مچلکا دینے سے قاصر رہے۔ تو اسے مزید ایک سال قید محض کی سزا بھگتنی پڑیگی۔

—— لاہور۔ ۱۹ رمئی۔ مسٹر اوگلوی ڈپٹی کمشنر لاہور کی کوٹھی پر سربرآوردہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ وفد گیا۔ سر میاں محمد شفیع نے ایک سپاسنامہ پڑھا۔ جس کا مفاد یہ تھا۔ کہ مسٹر اوگلوی ڈپٹی کمشنر نے نہایت قابلیت اور عمدگی کے ساتھ شہر کا امن وامان بہت جلد بحال کر دیا۔ راجہ نریندر ناتھ نے سپاسنامہ کے متعلق کہا کہ میں بھی ان خیالات کی تائید کرتا ہوں۔ مقدمات کے متعلق یہ کہا گیا۔ کہ انہیں طول نہ دیا جائے۔ ملزموں پر سزاؤں میں سختی نہ کی جائے۔ تاکہ اس خوفناک ہنگامے کی یاد جلد سے جلد ہندوؤں اور مسلمانوں کے دلوں سے مٹ جائے۔ اس کے جواب میں مسٹر اوگلوی نے فرمایا۔ کہ میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ سکھ ہندو اور مسلمان کا سوال اٹھ جائے۔

اس وقت تین امدادی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ ان تین کی بجائے ایک کمیٹی ہوتی۔ ہندو مسلمانوں کی مدد کرتے۔ مسلمان ہندوؤں کا ہاتھ بٹاتے۔ حکومت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے۔ کہ ملزموں پر ناجائز سختی کی جائے۔ بلکہ آپ لوگوں کی مشترکہ جماعت کو اگر مقدمہ کی چھان بین کے بعد اس بات کا یقین ہو جائے۔ کہ فلاں شخص مجرم ہے اور فلاں بے گناہ اور آپ لوگوں کی طرف سے اس بات کی سفارش ہو جائے۔ کہ فلاں شخص کو چھوڑ دیا جائے تو حکومت اس سفارش کے قبول کرنے پر آمادہ ہوگی۔ آخر میاں محمد شفیع نے راجہ نریندر ناتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میں مسلمانوں کا نمائندہ بنتا ہوں۔ آپ ہندوؤں کے نمائندے بن جائیے۔ ہم تمام مقدمات پر نظر ڈال کر حکومت کو ضروری مشورہ دینگے۔ راجہ صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ کام اس آسانی سے طے نہیں ہو سکتا۔ میں پہلے ہندوؤں سے اس بارہ میں مشورہ کر لوں تو پھر عرض کروں گا۔

—— لاہور۔ ۱۸ رمئی۔ آج عدالت عالیہ میں مسٹر جسٹس براڈوے اور مسٹر جسٹس بیکمپ کے روبرو سوامی شردھانند کے مزعومہ قاتل قاضی عبدالرشید کا اپیل پیش کیا گیا۔ مسٹر آسرانی اور چودھری ظفراللہ خاں عبدالرشید کی نمائندگی کر رہے تھے۔

—— ایسوسی ایٹیڈ پریس کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ عبدالرشید کے اپیل کو جسے سوامی شردھانند کے قتل کے الزام میں عدالت سشن دہلی سے سزائے موت دی گئی تھی۔ عدالت ہائی کورٹ نے خارج کر کے سزائے موت کو بحال رکھا

—— لاہور ۱۸ رمئی۔ آج صبح مسٹر کیو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو حویلی کابلی مل کے مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت کے رئیس ہیں۔ موقع واردات کا معائنہ کیا۔

—— لاہور ۱۹ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض اشتعال انگیز مضامین کے اندراج کی بنا پر پولیس نے "پرتاپ" مورخہ ۱۸ رمئی کے تمام پرچے ضبط کر لئے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جلسہ میں مخلوط حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کی قرارداد مفاہمت منظور ہو گئی۔ جس میں جناح کانفرنس کی تجاویز تھوڑے سے رد وبدل کے بعد منظور کر لی گئیں۔ سندھ کی علیحدگی کے مطالبہ کے سلسلہ میں یہ قرار پایا۔ کہ صوبجات کو زبانوں کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے۔ اور فی الحال سندھ اور اندھرا اور کرناٹک کو علیحدہ صوبے بنا دیا جائے۔ صوبہ سرحد وبلوچستان میں ترویج اصلاحات کے سلسلہ میں قرار پایا۔ کہ انتظامی اصلاحات کے ساتھ ہی وہاں ایک عدالتی نظام بھی مقرر کر دیا جائے۔

—— اخبار کیساری (پونہ) کو اطلاع ملی ہے۔ کہ مسٹر راناڈے منتظم بیمہ فنڈ کی تجویز ہے۔ کہ تلسی رام باغ مندر میں جو پونہ کا سب سے بڑا مندر ہے۔ مسلمانوں کو داخل ہونے کی ممانعت کر دینی چاہیئے۔ جیسا کہ اور مندروں میں منع ہے۔

—— نجیب آباد ۱۵ رمئی۔ آج آریہ استری سماج کے نگر کیرتن کا دن تھا۔ سماج مندر سے نگر کیرتن کا جلوس ۸ بجے اٹھا۔ بہت سی استریاں و لڑکیاں کتار لگائے ہوئے تھیں۔ "دیانند کی بیڑی پینگ بلیگی" "دیدوں کا ڈنکا بجا دیا رشی دیانند نے" "اب تو شدھی کا جھنڈا اٹھائیں گی ہم" سریلی اور گونجتی ہوئی آوازیں بھی جا رہی تھیں۔

(ملاپ ۱۸ رمئی)

—— دہلی ۱۴ رمئی۔ مسٹر لٹوئیس ایڈیشنل مجسٹریٹ نے بقرعید ۱۹۲۶ء کے مقدمہ میں ۲۲ ہندوؤں میں سے جو نیا بانس (دہلی) کے اندر فساد برپا کرنے کے جرم میں ماخوذ تھے۔ دس کو رہا کر دیا ہے اور بارہ کو ہر جرم کے ارتکاب کی پاداش میں ایک سال قید بامشقت اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ یا عدم ادائی جرمانہ کی صورت میں مزید تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی ہے۔

—— شملہ ۱۳ رمئی۔ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ لینا در میں گل اکبر جس کا تعلق ڈاکوؤں کے اس گروہ سے تھا۔ جو مسٹر ایلس کو قتل کر دینے کے

—— دہلی۔ ۱۵ رمئی۔ اندور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر آصف علی بیرسٹر دہلی کو اندور کے مسلم ملزمین کی پیروی کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

—— اگست ۱۹۲۶ء میں منشی غلام محمد صاحب مدیر "ریاست" پر فحش اشتہارات کے پانچ مقدمے دائر ہوئے تھے۔ جن میں سے ہر ایک میں خادم صاحب کو تین تین سو روپے جرمانے کی سزا دی گئی۔ عدالت سشن نے جرمانہ گھٹا کر پانچ سو روپے کر دیا۔ اب ہائی کورٹ میں چار مقدمات دس دس روپے اور ایک مقدمہ میں پچیس روپے رہ گیا ہے۔ گویا مجموعی طور پر سارا جرمانہ پینسٹھ روپے ادا کرنا پڑے گا۔

—— خان بہادر محمد حسن خانصاحب جو کہ گذشتہ مہینہ تک دہلی میں ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل تھے۔ اور عرصہ تک انڈین فائنانس ڈیپارٹمنٹ میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہ چکے ہیں۔ ریاست بھوپال کے فنانس سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ شری مہاراجہ بہادر کشمیر کی نئی شادی مبارک راجکماری نجے پور (کانگڑہ) کے ساتھ ہوتی قرار پائی ہے۔ یہ تقریب مبارک ماہ ساون سمت ۱۹۸۴ میں کشمیر میں منائی جائیگی۔

کانپور ۱۹ رمئی۔ مسٹر محمد امین (سابق ساگر چند) بیرسٹر لاہور نے گذشتہ شب مسجد ٹیکاپور میں ایک تقریر کی۔ آج دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت مسٹر موصوف کے نام نوٹس جاری کیا گیا جس میں آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ضلع کانپور میں پولیس کوتوالی سے دس میل کے دائرہ کے اندر دو ماہ تک کسی مجمع عام میں تقریر یا وعظ نہ کریں۔

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)